

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# الحديث کی نماز (مُقلد کے پیچھے)

تصنيف :

پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری



ناشر : دار الکتاب والسنة

۹۹۸، پان منڈی، صدر بازار، دہلی - ۶ • فون ۲۳۶۲۳۹۱۳

ملنے کا پتہ : مدرستہ محمدیہ و مسجد

۱/۴۹، مین واٹر روڈ، ممبئی - ۳ • فون ۲۳۳۵۵۲۷۶ / ۲۳۳۵۴۱۹۹

نام کتاب : اہلحدیث کی نماز (مقلد کے پیچھے)

مصنفہ : پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بھاو لپوری

تعداد اشاعت : ۲۰۰۰

سنہ اشاعت : جولائی ۲۰۰۷ء

ناشر : دارالکتاب والسنة

۹۹۸، پان منڈی، صدر بازار، دہلی ۱۱۰۰۰۶

فون : ۲۳۶۲۴۹۱۳-۱۱

ملنے کا پتہ : مدرسہ محمدیہ و مسجد

۱۳۹/اے، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون : ۲۲-۲۳۴۵۵۲۷/۲۳۴۵۴۱۹۹

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بڑے عرصے کے بعد تشریف

لائے۔

کہئے آج کیسے آنا ہوا۔

سوال: ایک مسئلہ پوچھنا تھا۔

جواب: وہ کیا ہے۔

سوال: کیا اہلحدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے ہو جاتی ہے؟

جواب: اہلحدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے کیسے ہو سکتی

ہے۔ اہلحدیث حق اور غیر اہلحدیث باطل، باطل حق کا امام کیسے ہو سکتا

ہے۔ اور پھر حق باطل کو اپنا امام کیسے بنا سکتا ہے۔ کسی کو امام بنانا تو گویا

اس کے تابع ہونا ہے۔ اگر حق باطل کے تابع ہو جائے تو دین کا سارا

سلسلہ ہی خراب ہو جائے۔

قرآن مجید میں ہے: وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ

لَفَسَدَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ (المؤمنون ۷۱) ترجمہ: اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں۔

اگر اہلحدیث غیر اہلحدیثوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگ جائیں تو حق کہاں رہا۔ حق کی فوقیت تو ختم ہوگئی، حق ہے ہی اپنی فوقیت کے ساتھ الْحَقُّ يَعْلُو وَلَا يُعْلَىٰ جو فوقیت نہ رہی تو حق نہ رہا۔ حق کی بقا حق کی فوقیت میں ہے اور حق کی فوقیت امام اور مقتدا بننے میں ہے نہ کہ مقتدی بننے میں، جب حق باطل کا مقتدی بن گیا تو معاملہ بالکل الٹ گیا اب اہلحدیث یا تو اپنے آپ کو حق نہ کہیں اور اگر وہ اپنے آپ کو حق کہتے ہیں اور حق سمجھتے ہیں تو باطل کو امام نہ بنائیں۔ وہ حق ہی کیا ہوا جو باطل کو اپنا امام مان لے اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگ جائے۔ حق کی شان یہ نہیں کہ وہ مقتدی بنے۔ حق کی شان یہ ہے کہ وہ امام ہو، حق امام ہے اسکو امام ہی رہنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا اسی لئے کوئی امام نہیں بن سکتا تھا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے جنازہ میں بھی کوئی آپ

ﷺ کا امام نہیں بنا۔ اسی اصول پر تو عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی،  
 اگرچہ وہ علم و تقویٰ میں مردوں سے بھی زیادہ ہو۔ عورت درجہ میں مرد  
 سے کم ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے تابع رکھا ہے۔ وہ مرد  
 کی امام نہیں بن سکتی۔ اگر عورت مردوں کی امام بنے تو اس میں مردوں  
 کی توہین ہے۔ جب عورت مرد کی امام نہیں بن سکتی کیونکہ اس میں مرد کی  
 توہین ہے تو باطل حق کا امام کیسے بن سکتا ہے۔ کیا باطل کے امام بننے  
 میں حق کی توہین نہیں۔ حق باطل کو مٹانے آیا ہے جَاءَ الْحَقُّ  
 وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (بنی اسرائیل  
 ۸۱) ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹ ہی جانے  
 والی چیز ہے۔ نہ کہ اس کو اپنا امام بنا کر اس کو عزت بخشے۔ اہلحدیث اگر  
 کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھے تو اس میں اہلحدیث کی بڑی  
 توہین ہے۔ غیر اہلحدیث اگر اہلحدیث کا امام بن جائے تو اس سے غیر  
 اہلحدیث کی اہلحدیث سے برابری بلکہ برتری لازم آتی ہے۔ اور باطل  
 کی حق سے برتری بلکہ برابری شرعاً کبھی جائز نہیں ہو سکتی۔ وہ فعل کیسے

جائز ہو سکتا ہے جس میں حق کی توہین ہو۔ اس لئے اہل حدیث کی نماز کسی غیر اہل حدیث کے پیچھے کبھی جائز نہیں ہو سکتی۔ حق کی عزت بلکہ عافیت باطل سے دور رہنے میں ہے۔ باطل سے میل جول کرنے میں حق کی خیر نہیں ہے۔ باطل سے میل ملاپ کرنے سے حق گر جاتا ہے اور باطل چڑھ جاتا ہے۔ ملاوٹ میں ہمیشہ اعلیٰ کی قیمت گرتی ہے اور ادنیٰ کی چڑھتی ہے۔ خوشبو اور بدبو کو اکٹھا کر دیا جائے تو بدبو غالب آ جاتی ہے۔ باطل سے اختلاط کرنے میں باطل کی نفرت کم ہو جاتی ہے۔ جس سے باطل اپنی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور ملمع سازی کی وجہ سے عوام کی گمراہی کا سبب بنتا ہے، جو بڑا نقصان دہ ہے۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اہل بدعت سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا لَا تَجَالِسُوهُمْ وَلَا تَفَاتَحُوهُمْ أَوْ كَمَا قَالَ يَعْنِي ان سے بالکل میل جول نہ کرو۔ قرآن مجید میں ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِیٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ (الانعام ۶۸) ترجمہ: یعنی اہل باطل کے پاس بھی نہ بیٹھو۔ اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے کے

ساتھ ہی فوراً اُٹھ جاؤ۔

یہ میل جول کا ہی نتیجہ ہے جو گمراہی آج کل زوروں پر ہے۔  
اہلحدیث دیوبندی بنتے جا رہے ہیں اور دیوبندی بریلوی اور بریلوی  
شیعہ۔ باطل کو امام بنانے میں حق کی تذلیل اور باطل کی تکریم ہے۔ اس  
لئے اہلحدیث کو چونکہ وہ حق ہے کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے کبھی نماز نہیں  
پڑھنی چاہئے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو باطل سے  
دور رہنے کا حکم دیں اور اہلحدیث باطل کو اپنا امام بنانے کے لئے تیار  
ہو جائیں۔

سوال: کیا غیر اہلحدیث سب ہی باطل ہیں؟

جواب: جب اہلحدیث ہی حق ہے تو کوئی غیر اہلحدیث حق نہیں  
ہو سکتا۔ غیر تو غیر ہی ہوتا ہے۔ وہ غیر ہی کیا ہوا جو مغائر نہ ہو اور حق کا  
مغائر باطل ہے۔ جیسے حق اور غیر حق دونوں حق نہیں ہو سکتے اسی طرح  
اہلحدیث اور غیر اہلحدیث دونوں حق نہیں ہو سکتے۔ حق ایک ہی ہوگا،  
اہلحدیث یا غیر اہلحدیث۔ جب اہلحدیث ہی حق ہے تو غیر اہلحدیث

ضرور غیر حق ہوگا اور جو غیر حق ہو وہ ضرور باطل ہوگا اس لئے غیر  
الہدایت سب باطل ہیں۔

سوال: اس کا کیا ثبوت کہ الہدایت ہی حق ہے اور کوئی نہیں؟

جواب: کسی فرقہ کے حق پر ہونے کے لئے تین شرطیں لازمی ہیں۔

(۱) وہ فرقہ حضور ﷺ کے زمانہ سے ہو بلکہ خود آپ ﷺ نے

اس کی جڑ بنیاد رکھی ہو۔ اگر کوئی فرقہ حضور اکرم ﷺ کے بعد پیدا ہوا

ہو تو وہ نو مولود ہے، جس کو بدعتی کہا جاسکتا ہے۔ اور بدعتی فرقہ کبھی حق

نہیں ہو سکتا۔

(۲) وہ فرقہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں موجود ہو۔ کوئی زمانہ اس سے

خالی نہ ہو۔ مختلف احادیث میں مختلف الفاظ آتے ہیں۔ لَا تَزَالُ

طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ مَنصُورِينَ

لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَقُومَ

السَّاعَةُ أَوْ كَمَا قَالَ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری

امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اور غالب رہیگا کہ باطل



فرقے خواہ اُس سے برسرِ پیکار ہی رہیں وہ قیامت تک نہیں مٹے گا، اللہ اُس کا ناصر و مددگار رہیگا۔ جو فرقہ کسی زمانہ میں بد کسی میں نہ ہو وہ کبھی حق نہیں ہو سکتا۔

سوال: ہر زمانہ میں ہونا کیوں ضروری ہے ؟

جواب: تاکہ ہر زمانہ میں دُنیا کو ہدایت ملتی رہے اور نئے نبی کی ضرورت نہ پڑے۔ جب اللہ نے یہ اعلان کر دیا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو اہل حق کا ہر زمانہ میں موجود رہنا ضروری ہے، کیونکہ وہ نبی کے خلفاء اور قائم مقام ہیں۔

(۳) وہ فرقہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي الْيَوْمَ کے طریقہ

پر ہو۔ وہ سیدھا سادہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے والا ہو۔ اس کا انداز، اس کے عقائد و مسائل وہی ہوں جو صحابہ کے تھے۔ اس میں کوئی نیاندہی رنگ نہ آیا ہو۔ بدعات کو جذب کرنے کی اس میں بالکل صلاحیت نہ ہو۔ ان تینوں معیاروں پر صرف جماعت اہلحدیث ہی پوری اترتی ہے اور کوئی فرقہ اس معیار پر پورا نہیں اُترتا۔ اہلحدیث کے سوا جتنے بھی

فرقے ہیں سب نومولود ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں موجود نہ تھا۔ خاص طور پر مقلدین حنفی ہوں یا شافعی، دیوبندی ہوں یا بریلوی، سب رسول اللہ ﷺ کے بعد کی پیداوار ہیں۔ جب مقلدین کے ائمہ حضور ﷺ کے زمانہ میں پیدا نہیں ہوئے تھے تو مقلدین کہاں سے پیدا ہوئے ہونگے، اس لئے صحابہ میں کوئی حنفی یا شافعی، دیوبندی، بریلوی، چشتی، سہروردی نہ تھا۔ برعکس اس کے اہلحدیث اُس وقت سے ہیں جب سے قرآن وحدیث ہیں۔

حدیث اللہ رسول کی بات کو کہتے ہیں۔ لہذا پہلے اہلحدیث صحابہ تھے جو اللہ و رسول کی بات ”قرآن وحدیث“ پر عمل کرتے تھے۔ آج بھی جو اہلحدیث ہیں وہ صحابہ کی طرح قرآن وحدیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔ کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ اہلحدیث آج بھی مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي کے صحیح طرق پر ہیں۔

اہلحدیث یہی وہ جماعت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے لیکر آج تک چلی آرہی ہے۔ وہ ہمیشہ رہی ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ یہ حضور

ﷺ کے زمانہ میں بھی تھی اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کے زمانہ میں بھی ہوگی، بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے اہلحدیث ہوں گے۔ وہ مقلدوں کی طرح حنفی، شافعی، دیوبندی، بریلوی نہ ہوں گے۔ وہ اُمتی خود ساختہ اماموں کے مقلد نہ ہونگے، بلکہ قرآن و حدیث پر چلنے والے اہلحدیث ہونگے۔ آپ خود ہی سوچیں کیا عیسیٰ علیہ السلام، حنفی یا شافعی، دیوبندی یا بریلوی ہو سکتے ہیں۔ کیا ایک نبی کسی اُمتی کا مقلد ہو سکتا ہے۔

سوال: یہ بات تو صحیح ہے نبی کسی اُمتی کا مقلد تو نہیں ہو سکتا۔

جواب: جب نبی کسی اُمتی کا مقلد نہیں ہو سکتا تو عیسیٰ علیہ السلام حنفی یقیناً نہیں ہونگے، کیونکہ حنفی بننے میں عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی توہین ہے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام حنفی نہیں ہوں گے کیونکہ حنفیت ان کیلئے ذلت و توہین کا مذہب ہے تو اس زمانہ کے مسلمان بھی حنفی نہیں ہوں گے۔ ان کا مذہب بھی وہی ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب قرآن و حدیث کا ہوگا، وہ حضور ﷺ کے متبع ہوں گے

اور یہی مذہب اہلحدیث ہے اور یہی اصل اسلام ہے۔ اور یہ نبی ہو یا اُمتی سب کیلئے قابلِ عزت اور قابلِ قبول ہے۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام بھی اہلحدیث ہوں گے اور تمام مسلمان بھی۔ اس زمانہ کا کوئی مسلمان حنفی، شافعی، دیوبندی، بریلوی نہ ہوگا بلکہ یہ سب اہلحدیث ہوں گے۔ ثابت ہوا کہ اہلحدیث ہی حضور ﷺ کے زمانہ میں تھے اور اہلحدیث ہی آخری زمانہ میں ہوں گے۔

اہلحدیث جماعت ہی وہ جماعت ہے جس میں بدعات کی کوئی گنجائش نہیں۔ باقی تمام فرقے چونکہ نومولود ہیں اور تقلیدی عمل سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے سب بنیادی طور پر بدعتی ہیں اور بدعات کو جذب کرنے کی بہت صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہر تقلیدی فرقہ بدعتی ہے کیونکہ تقلید خود بدعت ہے۔ اہلحدیث قرآن و حدیث کے پابند ہیں۔ نہ ان میں تقلید ہے کہ وہ کسی کو اپنا امام بنائیں۔ نہ ان میں تصوف کے سلسلے ہیں کہ وہ چشتی یا قادری بن کر ضربیں لگائیں۔ اہلحدیث کا اللہ کے رسول کے بعد کوئی دینی امام یا مذہبی پیشوا نہیں۔ وہ صرف حدیثِ رسول سے

ثابت شدہ سنتِ رسول پر ہی عمل کرتے ہیں اسلئے بدعات کی تمام خرافات سے بچے ہوئے ہیں۔ اسلئے اہلحدیث ہی خالص اسلام اور حق ہیں۔ اور کوئی فرقہ ایسا نہیں جس کو حق کہہ سکیں، کیونکہ سب میں کھوٹ اور بھرتی ہے۔

یہ تو تھیں کسی فرقہ کے حق ہونے کی شرائط اور علامات، اب دیکھیں کہ حق کسے کہتے ہیں اور اہل حق کون لوگ ہیں۔ حق وہ ہے جو اللہ کہے یا جو اللہ کی طرف سے ہو۔ قرآن مجید میں ہے **وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ** (الاحزاب ۴) ترجمہ: اور اللہ حق بات کہتا ہے اور وہی ہمیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ **الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ** (بقرہ ۱۴۷- آل عمران ۶۰) ترجمہ: حق تیرے رب کی جانب سے ہے۔ **قُلْ اِنَّ هُدٰى اللّٰهُ هُوَ الْهُدٰى** (بقرہ ۱۲۰- الانعام ۷۱) کہہ دیجئے کہ یقیناً اللہ کی رہنمائی ہی اصل ہدایت ہے۔ **وَاٰمَنُوْا بِمَا نَزَّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ** (محمد ۲) ترجمہ: اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے

اور وہ انکے رب کی طرف سے ہے بھی برحق۔

قرآن مجید میں اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے جو اپنے نبی ﷺ پر نازل کیا ہے وہ حق ہے، چونکہ اللہ نے اپنے نبی پر قرآن و حدیث نازل کیا ہے وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (نساء ۱۱۳) ترجمہ: اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے۔ اس لئے حق صرف قرآن و حدیث ہے۔ اور جو قرآن و حدیث کو کما حقہ مانیں وہی اہل حق ہیں۔ قرآن و حدیث ہی اصل اسلام ہے۔ اس کی عملی تعبیر کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ہر زمانہ میں اپنے نبی کی پیروی کرنے کا نام ہے۔ نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام انکی پیروی کا نام تھا۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ میں اسلام انکی پیروی کا نام تھا۔ اور آج اسلام صرف محمد ﷺ کی پیروی کا نام ہے۔ آج اہل حق وہی ہو سکتے ہیں جو محمد ﷺ کی پیروی کریں۔ کسی پیر، فقیر یا امام اور ولی کی پیروی کرنے والے اہل حق نہیں ہو سکتے۔ اہل حق صرف اہل حدیث ہی

ہو سکتے ہیں، اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اماموں کے مقلد حنفی ہوں یا شافعی،  
 دیوبندی ہوں یا بریلوی کبھی اہل حق نہیں ہو سکتے۔ اہل حق صرف  
 اہلحدیث ہی ہو سکتے ہیں جو صرف محمد ﷺ کی پیروی کرتے ہیں کسی  
 پیر فقیر یا امام اور ولی کی تقلید نہیں کرتے۔ محمد ﷺ کی پیروی کرنے  
 والے اسلئے بھی اہل حق ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ خود حق پر تھے  
 اسلئے اللہ تعالیٰ نے صرف محمد ﷺ کے حق پر ہونے کی گارنٹی دی ہے۔  
 کسی پیر، فقیر یا امام اور ولی کے حق پر ہونے کی گارنٹی نہیں دی۔ قرآن  
 کہتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ  
 يُوحَىٰ (نجم ۳-۴) ترجمہ: اور محمد ﷺ اپنی خواہش سے نہیں  
 بولتے بلکہ وہ وحی ہے جو انکی طرف بھیجی جاتی ہے۔ اِنَّكَ عَلَىٰ  
 الْحَقِّ الْمُبِينِ (نمل ۷۹) ترجمہ: بلاشبہ آپ صریح حق پر  
 ہیں۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلَىٰ  
 صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (زخرف ۴۳) ترجمہ: سو آپ کی طرف جو کچھ  
 وحی کیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہئے یقین رکھئے کہ آپ سیدھی

راہ پر ہیں۔ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (نساء ۸۰)  
 ترجمہ: جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اُس نے اللہ کی اطاعت کی  
 اسی لئے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے نبی کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ اور  
 کسی کی اتباع کا حکم نہیں دیا بلکہ اوروں کی اتباع سے منع فرمایا ہے۔  
 اَتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ  
 دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (اعراف ۳) ترجمہ: تمہارے رب کی جانب سے  
 تمہاری طرف جو کچھ نازل کیا گیا ہے اسی کی اتباع کرو اور اللہ کو چھوڑ کر  
 دوستوں کی پیروی نہ کرو۔

اور نبی کی اتباع پر ہی اپنی محبت اور مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اور نبی  
 کی اطاعت سے اعراض کو کفر بتایا ہے۔ چنانچہ فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ  
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
 ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ  
 وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ (آل  
 عمران ۳۱-۳۲) ترجمہ: اے نبی آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ اگر تمہیں



اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخشے گا۔ آپ ﷺ لوگوں سے یہ بھی کہہ دیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم نے انکی اطاعت سے اعراض کیا تو کافر ہو جاؤ گے اور کافروں سے اللہ محبت نہیں کرتا۔

جب یہ طے ہے کہ آج اسلام صرف محمد ﷺ کی پیروی کا نام ہے تو آج اہل حق صرف وہی ہیں جو محمد ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اور محمد ﷺ کی پیروی ان کی سنت پر چلنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے آج اہل حق صرف اصلی اہل سنت ہی ہیں۔

سوال: پھر تو بریلوی اہل حق ہوئے کیونکہ اہلسنت آج کل وہی کہلاتے ہیں۔

جواب: بریلوی صرف اہلسنت نہیں کہلاتے وہ حنفی، بریلوی، رضوی وغیرہ اور بھی بہت کچھ اس کے ساتھ کہلاتے ہیں اس لئے وہ اصلی اہلسنت نہیں۔ اگر وہ اصلی یا خالص اہلسنت ہوتے تو وہ اہلسنت پر ہی بریک مارتے آگے بالکل نہ جاتے۔ انہوں نے اہلسنت پر اسٹاپ

نہیں کیا بلکہ آگے نکل گئے۔ وہ پہلے حنفی بنے، پھر بریلوی۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ اب اہلسنت نہیں۔ اگر اہلسنت ہو تو پھر حنفی اور بریلوی بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حق ایک ایسی اکائی ہے کہ اس سے آگے نکلنا بھی گمراہی ہے اور اس سے پیچھے رہنا بھی۔ قرآن کا اعلان ہے: **فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرِفُونَ** (یونس ۳۲) ترجمہ: حق کے علاوہ سب گمراہی ہے اس لئے ادھر ادھر کہاں جاتے ہو۔ جو اصلی اہلسنت ہو وہ حنفی نہیں ہو سکتا اور جو حنفی بن جائے وہ اہلسنت نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اہلسنت نبی کی سنت پر چلنے والے کو کہتے ہیں اور حنفی امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنے والے کو، اس لئے حنفی اہلسنت نہیں ہو سکتا۔ اہلسنت نبی کی سنت پر چلتا ہے جو نبی کی صحیح حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ حنفی، فقہ حنفی پر چلتا ہے جو تقلید در تقلید سے بنتی ہے۔ کرے تقلید امام ابو حنیفہ کی اور کہلائے اہلسنت، یہ انصاف نہیں۔ جائے کوفہ کو اور راہ پوچھے مدینہ کی، یہ اخلاص نہیں۔ اصلی اہلسنت کبھی حنفی نہیں بنتا، کیونکہ اہلسنت بننے

کے بعد حنفی بننا تنزل ہے ترقی نہیں، ضلالت ہے ہدایت نہیں۔ ہدایت و ترقی اصلی اور خالص اہلسنت بننے میں ہی ہے۔

سوال: آپ لوگ پھر اہلحدیث کیوں بن گئے؟

جواب: تاکہ اصلی اور خالص اہلسنت بن سکیں۔ میرے بھائی اہلحدیث کوئی اور فرقہ نہیں یہ اہلسنت ہی کا تعارفی اور وضاحتی نام ہے، یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اہلحدیث نام سے اہلسنت کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ اہلسنت کی حدود و قیود متعین ہوتی ہیں۔ حدیث، سنت کے لئے قید اور شرط ہے۔ حدیث ہی سے سنت اور بدعت میں امتیاز ہوتا ہے۔ اگر کوئی سنت صحیح حدیث سے ثابت نہ ہو اے تو وہ سنت نہیں، وہ بدعت ہے۔ حدیث سنت کا گھر ہے۔ حدیث سے بے نیازی سنت سے محرومی ہے۔ اس لئے اہلسنت بننے کے لئے اہلحدیث بننا لازمی ہے۔ جو اہلحدیث بنے بغیر اہلسنت بننے کی کوشش کرتا ہے وہ پھر بریلویوں کی طرح کا ہو جاتا ہے۔ اسے پھر بدعت ہی سنت نظر آتی ہے۔  
۱۔ اگر ضعیف حدیث کے تابع اور شواہد ہوں تو اُس سے بھی سنت

ثابت ہو جاتی ہے۔ یہاں صحیح سے مراد اُسکی ضد یعنی موضوع حدیث مراد ہے۔

بریلویوں کا حال آپ کے سامنے ہے۔ انہوں نے اہلحدیث بنے بغیر اہلسنت بننے کی کوشش کی۔ وہ بدعتوں کے شکار ہو کر اہل بدعت ہو گئے۔ آج وہ کہنے کو اہلسنت ہیں لیکن درحقیقت وہ اہل بدعت ہیں۔ وہ نئی بدعت ایجاد کرتے ہیں۔ اصلی اہلسنت اہلحدیث ہی ہیں۔ وہ اہلحدیث ہونے کی وجہ سے ہی بدعتوں سے بچے ہوئے ہیں۔ وہ حدیث کو دیکھ کر ہی سنت پر عمل کرتے ہیں، جو سنت حدیث سے ثابت نہ ہو وہ اُسے سنت نہیں مانتے بلکہ اُسے بدعت سمجھتے ہیں اور اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اسلئے وہی اہل حق ہیں کیونکہ وہی بدعات سے مبرا ہیں۔

سوال: آپ کا یہ کہنا عجیب ہے کہ قرآن و حدیث کو صرف اہلحدیث ہی مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ قرآن و حدیث کو تو سب مانتے ہیں۔ ایسا کون بد بخت ہے جو قرآن و حدیث کو نہ مانے۔

جواب: اگر سارے قرآن و حدیث کو مانتے ہوں تو مسلمانوں

میں اتنے فرتے کیوں ہوں۔ کیا یہ قرآن و حدیث کا قصور ہے جو مسلمانوں میں اتنے فرتے ہیں۔

سوال: یہ قرآن و حدیث کا قصور نہیں، قصور تو یہ مسلمانوں کا ہی ہے جو اتنے فرقوں میں بٹ گئے۔

جواب: میرے بھائی فرقوں میں لوگ بٹتے ہی اس وقت ہیں جب قرآن و حدیث یا اللہ و رسول کو چھوڑ کر اماموں اور پیروں فقیروں کو ماننے لگ جاتے ہیں۔ اگر سب ایک ہی کو مانیں، اسی کے فیصلہ کو ناطق سمجھیں تو فرقہ بن ہی نہیں سکتا۔ آپ کہتے ہیں اور بھی لوگ اللہ کے رسول کو مانتے ہیں صرف اہلحدیث ہی تو نہیں مانتے۔ میں کہتا ہوں اہلحدیث کے ماننے میں اور اوروں کے ماننے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اہلحدیث کا ماننا یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے ساتھ اور کسی کو نہیں ملائے۔ وہ صرف اللہ کے رسول کو ہی اپنا امام مانتے ہیں اور کسی کو اپنا امام یا مذہبی پیشوا نہیں بناتے۔ وہ اللہ کے رسول کی ہی اتباع کرتے ہیں اور کسی کی اتباع نہیں کرتے۔ اوروں کا ماننا یہ ہے کہ وہ نام تو اللہ

کے رسول کا بڑے تقدس سے لیتے ہیں لیکن عملاً مانتے وہ اپنے ان  
 اماموں کو ہی ہیں جن کی وہ تقلید کرتے ہیں۔ مقلدوں کا رسول کو ماننا ایسا  
 ہی ہے جیسا مشرکین کا اللہ کو ماننا۔ جیسے مشرک صرف اللہ کا نام لیتے ہیں  
 کام اپنے بنائے ہوئے خداؤں سے ہی لیتے ہیں۔ امید اور خوف اُن  
 سے ہی رکھتے ہیں، اور مشکل کشا، حاجت روا اُن ہی کو سمجھتے ہیں۔ اسی  
 طرح مقلدین نام نبی کا لیتے ہیں لیکن عملاً تقلید اپنے بنائے ہوئے  
 اماموں کی کرتے ہیں۔ جیسے مشرکوں کو اللہ کے ماننے کا کوئی فائدہ نہیں،  
 کیونکہ وہ اللہ کو مان کر بھی مشرک اور کافر ہی ٹھہرتے ہیں اسی طرح  
 مقلدوں کو بھی رسول کے ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہ رسول کو مان کر بھی  
 اس کی اتباع سے محروم ہی رہتے ہیں، کیونکہ تقلید اپنے امام کی کرتے  
 ہیں۔ جیسے مشرک اپنے بنائے ہوئے معبودوں کو خدا نہیں کہتے لیکن دل  
 میں ان کو درجہ خدا کا ہی دیتے ہیں۔ اسی طرح مقلدین اپنے بنائے  
 ہوئے اماموں کو نبی اور رسول نہیں کہتے لیکن درجہ ان کو نبی اور رسول کا ہی  
 دیتے ہیں۔ ان کی تقلید کرتے ہیں، ان کے نام پر اپنے مذہب بناتے

ہیں۔ نبی کا نام ویسے بڑے تقدس سے لیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں وہ مانتے اپنے اماموں کو نبی ہیں۔ اپنے امام کی بات کو سیدھا کرنے کیلئے وہ قرآن و حدیث کو الٹا کر دیتے ہیں۔ جتنا ان کو اپنے امام کے قول کا پاس ہوتا ہے اتنا ان کو نبی کی حدیث کا پاس نہیں ہوتا۔

مقلد کا مذہب قرآن و حدیث نہیں ہوتا بلکہ اس کا مذہب اپنے امام کی فقہ ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہیں کہ اللہ و رسول یا قرآن و حدیث کو ماننے والے صرف اہلحدیث ہی ہیں اس لئے وہی اہل حق ہیں۔ جیسے اللہ کا ماننا موحد کا ہی معتبر ہے کیونکہ وہ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہیں ملاتا، اسی طرح رسول کا ماننا اہلحدیث کا ہی معتبر ہے کیونکہ وہ رسول کے ساتھ اور کسی کو اپنا امام نہیں بناتا۔ وہ نبی ہی کی اتباع کرتا ہے اور کسی کی تقلید نہیں کرتا۔

سوال: کیا تمام غیر اہلحدیث فرقے کلی طور پر باطل ہیں؟

جواب: کلی طور پر باطل تو کوئی بھی فرقہ نہیں ہوتا، تھوڑا بہت حق تو

ہر فرقہ میں ہوتا ہے۔ حق کے سہارے کے بغیر تو کوئی فرقہ چل ہی

نہیں سکتا۔ جیسے جھوٹ سچ کے بغیر نہیں چل سکتا اس کو سچ کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح باطل بھی حق کے بغیر نہیں چل سکتا، باطل کو حق کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر باطل سے باطل فرقہ میں کچھ نہ کچھ حق ضرور ہوتا ہے۔

سوال: جب ہر فرقہ میں کچھ نہ کچھ حق ضرور ہوتا ہے بلکہ بعض میں تو حق کی مقدار کافی ہوتی ہے جیسے دیوبندی، تو پھر آپ سب غیر اہلحدیث فرقوں کو باطل کیوں کہتے ہیں۔

جواب: ارے بھی جیسے کھوٹا اُسے ہی نہیں کہتے جس میں سارا کھوٹ ہو، جھوٹا اسے ہی نہیں کہتے جو ہر بات میں جھوٹا ہو بلکہ تھوڑے سے کھوٹ اور کبھی کبھی کے جھوٹ سے بھی اُن کو کھوٹا اور جھوٹا ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح جب حق میں باطل مل جائے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ تو اُس مذہب کو باطل ہی کہتے ہیں۔ جب دو چیزیں اعلیٰ اور ادنیٰ ملیں تو نتیجہ ادنیٰ کے ہی تابع ہوتا ہے۔ کھرے میں خواہ کھوٹ تھوڑا ہی ملایا جائے مجموعہ کھوٹا ہی ہوتا ہے۔ حق میں خواہ باطل تھوڑا ہی ملے، مرکب باطل ہی



ہوتا ہے۔ حق تو خالص ہی کو کہتے ہیں، باطل کی آمیزش تھوڑی سی بھی ہو جائے وہ باطل ہو جاتا ہے۔

اسلام صراطِ مستقیم یعنی ایک سیدھا خط ہے۔ سیدھے خط میں اگر کہیں بھی خم آ جائے تو وہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ مستقیم کہلانے کے لئے سارے خط کا اول سے آخر تک سیدھا ہونا ضروری ہے۔ دیوبندیوں میں حق کی مقدار کتنی بھی ہو جب اس میں باطل آ گیا خواہ تھوڑا ہی ہو وہ باطل ہو گیا۔ ہم اس کو حق نہیں کہہ سکتے حق تو خالص کو ہی کہہ سکتے ہیں، جیسا کہ اہل حدیث ہیں جو سوائے قرآن و حدیث اور سوائے اللہ اور اس کے رسول کے کسی کو دین میں داخل نہیں کرتے۔

سوال: کیا دیوبندی حق کے قریب نہیں؟

جواب: حق کے قریب ہونے سے کچھ نہیں ہوتا، جو ہوتا ہے خالص ہونے سے ہوتا ہے۔ حق کے بہت قریب تو ابوطالب بھی تھا، حق کے بہت قریب تو ہرقل قیصر روم بھی تھا لیکن ان کو کیا فائدہ ہوا۔

سوال: دیوبندیوں میں کیا گمراہی ہے جو آپ اُن کو بھی باطل

فرقوں میں شمار کرتے ہیں؟

جواب: دیوبندی اہلحدیث سے ایک علیحدہ فرقہ ہے یا نہیں۔

سوال: علیحدہ فرقہ تو ہے۔

جواب: جب اہلحدیث ہی حق ہے جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں تو اُس سے علیحدہ ہونا ہی گمراہی ہے۔ حق سے علیحدہ ہونے کی سزا دوزخ ہے۔ **مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ**۔ جیسے جنت سے علیحدگی دوزخ ہے اسی طرح حق سے علیحدگی گمراہی ہے۔ جو حق سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ کے گڑھے میں گرا۔

سوال: اہلحدیث بھی تو ایک علیحدہ فرقہ ہے۔

جواب: میرے بھائی اہلحدیث کوئی علیحدہ فرقہ نہیں۔ علیحدہ وہ مہوتا ہے جو حق سے علیحدہ ہو، اہلحدیث خود حق ہے۔ علیحدہ وہ ہوتا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کے بعد کسی اور کو اپنا دینی امام بنا کر اس کی تقلید کرے۔ اہلحدیث کے امام تو اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اہلحدیث کا امام اور کوئی ہے ہی نہیں۔ وہ اللہ کے بنائے ہوئے امام محمد ﷺ کے

ساتھ ہیں اس لئے اہلحدیث کوئی علیحدہ فرقہ نہیں، علیحدہ وہ ہوگا جو اہلحدیث کے ساتھ نہ ہو بلکہ اہلحدیث سے علیحدہ ہو۔

سوال: آپ تقلید کی بار بار مذمت کرتے ہیں آپ یہ تو بتائیں تقلید کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے رسول کے بعد کسی کو امام بنا کر اس کی ناجائز اور غلط بات کو بھی درست سمجھنا اور اس کی بے جا حمایت کرنا۔ اپنے مذہب کی حمایت میں رائج کے مقابلہ میں مرجوح کو ترجیح دینا یہ سب تقلید کی صورتیں ہیں۔

سوال: کیا نبی کی تقلید نہیں ہوتی؟

جواب: نبی کی تقلید نہیں ہوتی، نبی کی تو اطاعت اور اتباع ہوتی ہے۔ نبی کی بات کو تو آنکھیں بند کر کے لینا بھی تقلید نہیں۔ تقلید اس آدمی کی بات ماننے کو کہتے ہیں جس کی بات ماننے کا اللہ نے حکم نہیں دیا، یعنی جس کی بات شرعی حجت نہ ہو اس کی بات کو بلا دلیل ماننا تقلید ہے۔ نبی تو نبی ہوتا ہے اسکی اطاعت و اتباع کو تو اللہ نے فرض کیا ہے،

اس لئے نبی کی تقلید نہیں ہوتی۔ تقلید خود ساختہ یعنی اپنے بنائے ہوئے اماموں کی ہوتی ہے۔

آج اگر دیوبندیوں اور بریلویوں سے کوئی پوچھے کہ تم حنفی کیوں ہو، تم امام ابوحنیفہ کی تقلید کیوں کرتے ہو، تمہیں کس نے کہا ہے کہ حنفی بنو۔ کیا اللہ نے کہا ہے یا اس کے رسول نے۔ تو حنفی اس کا جواب نہیں دے سکتے کیونکہ نہ اللہ نے کہا ہے کہ تم امام ابوحنیفہ کی تقلید کرو، نہ اس کے رسول نے اور نہ خود امام ابوحنیفہ نے۔ حنفی اپنی مرضی سے ہی تقلید پہ لگے ہوئے ہیں۔ اِنْ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ (نجم ۲۳) ترجمہ : اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔

سوال : اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ آپ اہلحدیث کیوں ہیں؟ تو آپ کے پاس اُس کا جواب کیا ہے۔

جواب : ہمارے پاس تو اس کا بہت معقول اور مدلل جواب ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی پیروی کا حکم دیا ہے اور نبی کی

پیروی احادیث کے مطابق نبی کی سنت پر عمل کرنے سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اہلسنت بھی ہیں اور اہلحدیث بھی۔ اہلسنت اس لئے کہ ہم نبی کی سنت کے پابند ہیں، کسی بیخبر فقیر یا امام ولی کی ہم تقلید نہیں کرتے۔ اور اہلحدیث اس لئے کہ حدیث جو نبی ﷺ کی زندگی کا ریکارڈ ہے ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور اس ریکارڈ کے مطابق نبی کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر احادیث نہ ہوں تو دین اسلام محفوظ نہ رہے۔ نبی کی کسی سنت کا پتہ نہ لگے اگر حدیث کا پتہ نہ لگے، تو نبی کی اتباع نہ ہو۔ اگر نبی کی اتباع نہ ہو تو ہم مسلمان نہ ہو سکیں۔ لہذا مسلمان ہونے کے لئے اہلحدیث اہلسنت ہونا ضروری ہے۔ اگر حدیث نبی ﷺ کے سوا کسی اور کی ہوتی تو پھر ہم پر اعتراض درست تھا کہ تم اہلحدیث کیوں ہو۔ جب حدیث بھی نبی کی ہے اور اتباع بھی نبی ﷺ کی مطلوب ہے تو پھر اہلحدیث اہلسنت ہونا تو عین حکم خداوندی ہے۔ قرآن بار بار نبی ﷺ کی اتباع کا حکم دیتا ہے۔ آج اسلام صحیح اہلحدیث ہونے کا ہی نام ہے۔ جس طرح اہلسنت اور اہل حدیث

لازم و ملزوم ہیں اسی طرح اہلحدیث اور اسلام لازم و ملزوم ہیں۔ آج اسلام عین مذہبِ اہلحدیث ہے اور مذہبِ اہلحدیث عین اسلام ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے مترادف اور ہم معنی ہیں۔ کوئی غیر اہلحدیث فرقہ ایسا نہیں جس کو یہ شرف حاصل ہو۔ کیا آپ دیوبندیت یا بریلویت کو عین اسلام یا اسلام کا مترادف کہہ سکتے ہیں۔

سوال: کیا یہ فرقے اسلام نہیں؟

جواب: اگر یہ فرقے عین اسلام ہوں تو صحابہ جو نہ حنفی تھے نہ دیوبندی نہ بریلوی، کیسے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ پھر شافعی، مالکی، حنبلی بھی مسلمان نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ بھی حنفی نہیں حالانکہ حنفی ان کو بھی مسلمان کہتے ہیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ حنفی حنفیت کو بھی اسلام کہتے ہیں اور اپنے مخالف مذہب کو بھی اسلام کہتے ہیں، حالانکہ دو متخالف اور متحارب مذہب اسلام نہیں ہو سکتے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حنفیوں کو بھی یہ تسلیم ہے کہ حنفیت عین اسلام نہیں۔ اسی طرح غیر اہلحدیث کوئی فرقہ بھی عین اسلام یا اسلام کا مترادف نہیں کیونکہ ہر فرقہ

کا اسلام ناقص ہے۔

سوال: ناقص کس اعتبار سے ہے؟

جواب: ہر فرقہ نبی کی اتباع کی بجائے اپنے امام کی تقلید کرتا ہے جس سے نبی کی اتباع ناقص ہو جاتی ہے اور نبی کی اتباع ہی اصل اسلام ہے۔ جہاں بدعت آئی وہاں سنت گئی اور جہاں سنت گئی وہاں اسلام ناقص ہوا۔

سوال: پھر تو یہ سب فرقے کافر ہوئے۔

جواب: کھل کر کافر ہوں جب یہ نبی کی اتباع کا زبان سے انکار کریں۔ انکار تو یہ کرتے نہیں، نہ یہ کھل کر انکار کرتے ہیں نہ پوری طرح اتباع کرتے ہیں۔ نبی کی اتباع اُس حد تک کرتے ہیں جس حد تک ان کے امام سے موافقت رہے۔ جہاں امام سے مخالفت ہو وہاں وہ حیلہ سے کام لیتے ہیں اور اپنے امام کو ترجیح دیتے ہیں۔

مقلدوں کا حال بالکل مشرکوں جیسا ہے جیسے مشرک غیر اللہ کی عبادت کو اللہ کی عبادت کہتے ہیں اسی طرح مقلد اپنے امام کی تقلید کو نبی

کی اتباع کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کیا ہمارے امام کو اس حدیث کا علم نہ تھا۔ جب ہمارے امام نے اس حدیث کے خلاف فتویٰ دیا ہے تو ضرور یہ حدیث یا منسوخ ہوگی یا اس میں کوئی اثر نقص ہوگا۔ ہمارے امام سے زیادہ کوئی عالم نہیں۔ وہ اس حدیث کو ہم سے بہتر جانتے تھے ہم تو ان کے مقلد ہیں۔ ان کا فتویٰ یا عمل ہی صحیح ہے۔

سوال: جب آپ انکو کافر بھی نہیں کہتے اور انکے اسلام کو ناقص بھی بتاتے ہیں تو پھر انکے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، وہ کافر ہیں یا مسلمان؟

جواب: بھئی یہ نفاق ہے جو بہت خطرناک ہے ہم ان کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ اتنا ضرور کہیں گے کہ انکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو ان سے بہت بچانا چاہئے۔ یہ سب ایسے فرقے ہیں جنہوں نے دین اسلام کے ٹکڑے کئے ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيْعًا (الانعام ۱۵۹) ترجمہ: بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کئے۔ کی آیت اُن فرقوں پر اور لَسْتُ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (الانعام ۱۵۹) ترجمہ: آپ کو ان سے



کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اہل حدیث پر پوری طرح صادق آتی ہے۔

اہل حدیث ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اللہ کے رسول ﷺ سے علیحدہ نہیں ہوئی، اس نے اپنا کوئی امام نہیں بنایا۔ وہ نبی کی حدیث پر چلتے ہیں اور اپنی نسبت نبی کی طرف ہی کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہیں، باقی تمام فرقے اپنی نسبت اپنے اماموں کی طرف کرتے ہیں۔ اور یہی فرقہ سازی اور فرقہ پرستی ہے جو بہت بڑی گمراہی ہے اور مشرکوں کا خاصہ ہے۔ اس لئے اللہ نے فرقہ پرستی سے شرک کی طرح منع فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا (روم ۳۱-۳۲) ترجمہ: اور مت بنو مشرکوں میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ ہو گئے۔

فرقہ پرستی اور شرک لازم و ملزوم ہیں۔

سوال: یہ تلازم آپ نے کہاں سے نکال لیا؟

جواب: آیت میں مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِيْنَهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ سے بدل کل ہے۔ اور بدل کل مبدل منہ کا عین ہوتا ہے اور عیسیت میں تلازم ضروری ہے۔ یعنی فرقہ پرستی شرک اور فرقہ پرست شرک ہوتے ہیں، اور شرک ضرور فرقہ پرست ہوتے ہیں۔ اور فرقہ بنتا بھی تقلید سے ہے اور تقلید بذات خود شرک ہے بلکہ شرک کی بھی ماں ہے۔ اسی لئے مقلد کبھی موحد نہیں ہو سکتا۔

سوال: بعض اہلحدیث تو دیوبندیوں کو بھی موحد کہتے ہیں حالانکہ دیوبندی یکے مقلد ہیں۔

جواب: وہ خاندانی اہلحدیث ہیں جو ایسا کہتے ہیں، وہ اصلی اہلحدیث نہیں۔ انہیں یہ پتہ نہیں کہ اہلحدیث کون ہوتا ہے اور مقلد کون ہوتا ہے۔ وہ صرف اس لئے اہلحدیث ہیں کہ وہ اہلحدیثوں کی اولاد ہیں۔ انہوں نے اپنے بڑوں کو رفع یدین کرتے دیکھا ہے، وہ رفع یدین کر لیتے ہیں۔ وہ صرف رفع یدین کے اہلحدیث ہیں۔ وہ اہلحدیث کی حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ اگر وہ خود اہلحدیث ہوئے ہوں،

انہوں نے تکلیفیں اٹھائی ہوں تو انہیں اہلحدیثی کا پتہ ہو کہ یہ کیا نعمت ہے اور دیوبندیت کیا عذاب ہے۔ اللہ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔  
میرے بھائی مقلد کبھی موحّد نہیں ہو سکتا خواہ وہ دیوبندی ہو یا کوئی اور۔  
موحد ہونے کے لئے اللہ کو ایک ماننا ہی کافی نہیں، تین چیزوں کی نفی بھی ضروری ہے جن میں سے ایک تقلید ہے۔

سوال: وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

جواب: (۱) غیر اللہ کی عبادت (۲) کسی کو اللہ کا شریک سمجھنا  
خواہ ذات میں یا صفات و افعال میں (۳) تقلید۔  
جب تک ان تینوں کی نفی نہ ہو تو حید صحیح نہیں ہوتی۔

سوال: تو حید تو اللہ کو ایک ماننے کو کہتے ہیں۔ آپ نے یہ تین شرطیں کہاں سے نکال لیں۔

جواب: اگر صرف اللہ کو ایک ماننا تو حید ہو تو کلمہ ”توحید“ ”اللہ واحد“  
کلمہ ”توحید لا الہ الا اللہ نہ ہوتا۔ آپ جو کہتے ہیں تو حید اللہ کو ایک ماننے کو  
کہتے ہیں تو مشرک سارے اللہ کو ایک مانتے ہیں پھر وہ مشرک کیوں

ہیں۔ دو (۲) اللہ ماننے والا مشرک تو آج تک کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔  
 جتنے بھی مشرک ہوئے دو اللہ کسی نے نہیں بنائے، صوب ایک اللہ کے ہی  
 اقراری ہیں۔ مشرکین مکہ جو رجسٹرڈ مشرک ہیں وہ بھی اللہ کو ایک مانتے  
 تھے۔ حج کے موقع پر ان کا تلبیہ ہی یہ تھا لَا شَرِيكَ لَكَ إِلَّا  
 شَرِيكَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا لَكَ قُرْآنُ اُنْكَ عَقِيدَهُ كُوِيَانِ كَرْتَا هِي۔ مَا  
 نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى (زمر ۳) ترجمہ:  
 (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت صرف اسلئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو  
 اللہ کے قریب تر کر دیں گے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کو ایک  
 مانتے تھے لیکن معبود اور بناتے تھے۔ اسی لئے ان کو لا الہ الا اللہ سے  
 تکلیف ہوتی تھی کیونکہ اس سے ان کے الہ کی نفی ہوتی تھی۔ قرآن بیان  
 کرتا ہے إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 يَسْتَكْبِرُونَ (صفت ۳۵) ترجمہ: ان سے جب کہا جاتا ہے کہ  
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے ہیں۔ وہ لا الہ الا اللہ سے  
 اکڑتے تھے ”اللہ واحد“ سے انہیں کوئی تکلیف نہ تھی۔ اسی لئے لا الہ الا

اللہ کا کلمہ مشرکوں پر بہت بھاری ہے۔ انہیں یہ گوارا نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (شوریٰ ۱۳) ترجمہ: وہ پیغام جس کی طرف آپ ان کو بلا تے ہیں مشرکوں پر بڑا شاق (مشکل) گزرتا ہے۔ ”اللہ واحد“ مشرکوں پر بھاری نہیں۔

سوال: اگر مقلد مشرک ہوں تو مقلدوں پر بھی یہ کلمہ بھاری ہو حالانکہ دیوبندی اور بریلوی تو اس کلمہ کا ورد کرتے ہیں۔

جواب: مقلد بے علم ہوتا ہے اور بے سمجھ بھی۔ وہ تقلید کرتا ہی اسلئے ہے کہ وہ بے علم اور بے سمجھ ہے۔ اگر اُسے علم اور سمجھ ہو تو وہ تقلید کیوں کرے۔ تقلید کرنے والے اصل میں اس کلمہ کو حید کا مطلب نہیں سمجھتے نہ ہی وہ اس کلمہ کے اندر بیان شدہ توحید کی حدود کو جانتے ہیں۔ اگر مقلدین کو کلمہ توحید کی حقیقت کا علم ہو جائے تو وہ کلمہ نہ پڑھیں یا تقلید کو چھوڑ دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بندہ کسی کی تقلید کرتا ہے تو وہ اپنے مقلد یعنی امام کو گویا نبی بناتا ہے، اور نبی کی بات چونکہ عین اللہ کی بات

ہوتی ہے تو گویا وہ اپنے امام کو اللہ کا درجہ دیتا ہے۔ جو اسکی بات کو دین سمجھتا ہے حالانکہ دین تو یہ ہوتا ہے جو اللہ کہے اگرچہ نبی کی زبان سے ہو۔ امام کو یہ درجہ مینا گویا اسکو اللہ کا شریک بنانا ہے۔ جنکی باتوں کو لوگ دین سمجھ کر اپنا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو اپنا شریک کہا ہے۔

قرآن مجید میں ہے وَكَذَلِكَ زَيْنَ لَكثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ (الانعام ۱۳۷) ترجمہ: اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کی نظروں میں اُن کے معبودوں نے اپنی اولاد کو قتل کرنا خوشنما کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور اُن کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قتلِ اولاد کا مسئلہ گھڑنے والوں کو شریک کہا ہے۔ جاہلیت میں لوگ نذر مانتے اگر میرے اتنے لڑکے ہوئے تو میں ایک کو اپنے معبود کے نام پر ذبح کرونگا۔ چنانچہ حضور ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کے ذبح کرنے کی نذر

مانی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایسے مسئلے بناتے ہیں وہ میرے شرک بنتے ہیں۔ جو بھی دین میں کوئی مسئلہ گھڑے اور اُسے رائج کرے وہ اللہ کا شریک ہے۔ قرآن میں ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ (شوریٰ ۲۱) ترجمہ: کیا اُن کے ایسے شریک بھی ہیں کہ جنہوں نے ان کے لئے دین کا وہ طریقہ نکالا ہے کہ جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔

جب کسی کو امام بنا کر اسکے مسئلے لینا اس کو اللہ کا شریک بنانا ہے تو تقلید تو خود بخود شرک ہو گئی اور مقلد مشرک ہو گیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آیت دعوت میں جب اہل کتاب کو کلمہ توحید کی دعوت دی تو تقلید کی نفی کی شق بھی اس میں رکھ دی اور بتا دیا کہ لا الہ الا اللہ اس کا صحیح ہے جو تقلید نہ کرے۔

سوال: قرآن مجید میں ایسی آیت کہاں ہے؟

جواب: سورہ آل عمران میں ہے: قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أُنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا

اللّٰهُ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا  
 مِّنْ دُونِ اللّٰهِ (آل عمران ۶۴) ترجمہ : اے اہل کتاب آؤ  
 ہم تمہیں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی دعوت دیتے ہیں تم بھی اُسے مانتے  
 ہو ہم بھی اُسے مانتے ہیں۔ اور یہ تمام شریعتوں میں ایک رہا ہے جس کا  
 حاصل ان تین دفعات پر مشتمل ہے۔

(۱) اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهُ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ  
 کریں۔ (۲) وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ہم کسی کو عقیدہ بھی اللہ کا  
 شریک نہ بنائیں۔ (۳) وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا  
 مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔  
 میرے بھائی اس رب بنانے میں تقلید بھی آتی ہے۔  
 سوال: رب بنانا تقلید کیسے ہے؟

جواب: یہی سوال حضرت عدی بن حاتمؓ نے کیا تھا جب وہ  
 مسلمان ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تو  
 قرآن میں کہتا ہے اِتَّخِذُواْ اٰخْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا



مَنْ دُونِ اللَّهِ (توبہ ۳۱) ترجمہ: یعنی اہل کتاب نے اپنے علماء اور صوفیاء کو رب بنا رکھا تھا، حالانکہ ہم نے اپنے علماء اور صوفیاء کو رب نہیں بنایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا یہ بات نہ تھی کہ تم اپنے عالموں اور صوفیوں کی باتوں کو ہی دین سمجھتے تھے۔ تم نے ان کو تشریحی درجہ دے رکھا تھا۔ تم انکے حلال کردہ کو حلال اور حرام کردہ کو حرام سمجھتے تھے۔ تو حضرت عدی بن حاتمؓ نے کہا یہ بات تو تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہی تو رب بنانا ہے۔

میرے بھائی یہ درجہ تو کسی نبی کو بھی حاصل نہیں۔ نبی بھی اللہ کے حرام و حلال کا ہی مکلف ہوتا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً قرآن میں آیت اتار دی **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ** (تحریم ۱) ترجمہ: اے نبی! تو اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جس کو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے۔ کسی چیز کو حلال حرام یا جائز ناجائز کہنا یہ صرف اللہ ہی کا کام ہے۔ ہر چیز کا خالق وہ ہے اُسے ہی حق

ہے کہ وہ ہر چیز کا مصرف بتائے۔ کسی کو یہ درجہ دینا گویا اس کو اللہ کا شریک بنانا ہے اور یہ شرک ہے مقلد اپنے امام کو یہی درجہ دیتا ہے وہ اپنے امام کی بات کو یہی دین سمجھتا ہے۔

سوال: تقلید تو پھر بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس سے تو پھر اسلام میں بھی نقص واقع ہوتا ہوگا۔

جواب: آپ نقص کی بات کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں جب توحید ہی ٹھیک نہ رہی تو اسلام کہاں رہا۔ اس لئے تو آیتِ دعوتِ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ كَآخِرِیْنَ اللہ تعالیٰ نے یہ جملہ رکھا ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ کہ اگر وہ لا الہ الا اللہ کی اس تعبیر کو نہ مانیں تو پھر تم ان سے کہو کہ تم گواہ رہو ہم اس کلمہ کو مانتے ہیں، تم نہیں مانتے نہ مانو۔

مسلم ہے ہی وہ جو لا الہ الا اللہ کے وہ معنی مانے جو قرآن نے اس آیت میں بیان کیا ہے ورنہ وہ مسلم ہی نہیں، فوجداری کر کے وہ مسلم بنا رہے تو اس کی مرضی ہے۔ اس آیت سے واضح ہے کہ جو تقلید نہیں چھوڑتا

وہ صحیح مسلمان نہیں رہتا۔

سوال: اسکی ذرا مزید وضاحت کریں۔ مقلد مسلمان کیسے نہیں رہتا

جواب: جب اللہ تعالیٰ نے آیت دعوت میں کلمہ توحید کی دعوت

دی تو بتا دیا لا الہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے۔

(۱) ہم غیر اللہ کی عبادت نہ کریں۔ (۲) ہم کسی کو اللہ کا شریک

نہ بنائیں۔ (۳) ہم کسی کو رب نہ بنائیں۔ جس میں حضور اکرم ﷺ

کی تفسیر کے مطابق تقلید بھی شامل ہے۔ پھر فرمایا اگر وہ اس سے اعراض

کریں تو تم کہہ دو کہ اچھا پھر ہم اس کلمہ کو مانتے ہیں تم نہیں مانتے تو نہ

مانو۔ تم پھر کلمہ توحید سے بھی منحرف ہو۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو غیر

اللہ کی عبادت کرے، چاہے عبادت بدنی ہو یا مالی، قوی ہو یا فعلی، اس کی

توحید صحیح نہیں جو کسی کو اللہ کا شریک سمجھے۔ ذات میں شریک سمجھے یا

صفات و افعال میں اس کی بھی توحید صحیح نہیں اس طرح جو کوئی کسی کو رب

بنائے خواہ تقلید کی صورت میں یا کسی اور صورت میں اس کی بھی توحید صحیح

نہیں۔ جب کسی کی توحید صحیح نہ ہو تو وہ صحیح مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

سوال: پھر تو دیوبندیوں کا معاملہ بھی خطرناک ہے۔ بریلویوں کا تو کہنا ہی کیا۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ دیوبندی کوئی علیحدہ مذہب نہیں۔ یہ صرف مدرسہ دیوبند کی طرف ایک نسبت ہے، جیسے علی گڑھ کے پڑھے ہوئے کو علیگ کہتے ہیں۔

جواب: اللہ کے بندے دیوبندی ایک مستقل مذہب ہے جو بریلویوں کے مقابلہ میں ہے۔ یہ حنفی سلسلہ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے خاص عقائد ہیں۔ اور ان کے خاص اکابر ہیں جن کو دیوبندی مانتے ہیں۔ دیوبندیوں کے عقائد اگر دیکھنے ہوں تو رسالہ ”المہند فی عقائد“ دیوبند پڑھیں۔ یہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری کی تالیف ہے جو تمام علماء دیوبند کی مصدقہ ہے۔ اس طرح ”الشہاب الثاقب“ مؤلفہ مولانا حسین احمد مدنی اور ”شائم امدادیہ“ ملفوظات حاجی امداد اللہ کی اور ”آب حیات“ مصنفہ مولانا قاسم نانوتوی وغیرہ ایسی کتب ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دیوبندی ایک خاص فرقہ ہے جو امام ابوحنیفہ کا مقلد ہے، جس کے بہت سے عقائد اسلام کے خلاف ہیں۔ ان کے عقائد میں

اعتراف، جہمیت اور ارجاء کا بہت گہرا رنگ ہے۔ دیوبندی اللہ کے عرش پر ہونے کے قائل نہیں۔ دیوبندی قرآن کو کلام اللہ بھی نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک یہ قرآن کلام اللہ نہیں بلکہ وال برکلام اللہ ہے وہ کلام نفسی کے قائل ہیں۔ دیوبندی بریلویوں کی طرح حیات النبی کے بھی قائل ہیں وہ حیات برزخی کے بجائے حیات دنیوی مانتے ہیں۔ وہ ایمان مطلق تصدیق کو کہتے ہیں، اس لئے ان کے نزدیک کیا اُمتی کیا نبی سب کا ایمان برابر ہے۔ ان کے نزدیک ایمان گھٹتا بڑھتا بھی نہیں۔ دیوبندی کہتے ہیں اعمال ایمان میں داخل نہیں اس لئے وہ نماز کو ایمان نہیں مانتے، اسی لئے بے نماز کو کافر نہیں کہتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کہا ہے۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ (بقرہ ۱۴۳) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے جو تمہارے ایمان کو ضائع کر دے۔

جس سے بے نماز کافر ٹھہرتا ہے۔

اس کے علاوہ وحدت الوجود کا کفریہ عقیدہ جیسا بریلویوں میں پایا

جاتا ہے ویسا کثرت سے دیوبندیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ حاجی امداد اللہ مکی جو وجودی مذہب کے تھے تمام اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد ہیں۔ سب دیوبندی علماء اپنے آپ کو ان کا مرید سمجھتے ہیں بلکہ ان کے مرید کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں وہ اپنے پیر و مرشد شاہ نور محمد کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

آسر ادنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے ہوگا جس وقت قاضی خدا

آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا بر ملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

دیوبندی تو سل بالاولیاء کے بھی قائل ہیں۔ اُن کے اکابرین نے

اپنے بزرگوں کے شجرے تصنیف کر رکھے ہیں جو ان کے مریدین اور

متوسلین میں پڑھے پڑھائے جاتے ہیں۔ اور یہ سب شرکیہ سلسلہ ہے۔

سوال: ہم تو سمجھتے تھے کہ دیوبندی اور اہلحدیث میں کوئی فرق

خاص نہیں۔ دیوبندی اہلحدیثوں کے بہت قریب ہیں۔

جواب: یہ آپ کا ہی نظریہ نہیں بہت سے بے خبر اہلحدیثوں کے نظریات ایسے ہی ہیں، بلکہ اسی نظریہ کے تحت وہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ انکو یہ مغالطہ بریلویوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ جب بریلویوں کے عقائد اور انکی بدعات کو دیکھتے ہیں تو انہیں دیوبندی بہت قریب نظر آتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دیوبندی اور اہلحدیث میں کوئی خاص فرق نہیں، حالانکہ اہلحدیث اور دیوبندی میں بہت فرق ہے۔ جن اہلحدیثوں کو کبھی دیوبندیوں سے پالا پڑا ہے یا جو اہلحدیث صاحب بصیرت ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ دیوبندی دل سے اہلحدیث کے کتنے مخالف ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ دیوبندی کا باطن اسکے ظاہر سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اہلحدیث سے انکا معاملہ بالکل وَمَا تُخْفِيْ ضُدُّوْرُهُمْ اَكْبَرُ (آل عمران ۱۱۸) ترجمہ: (بغض) جو ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے)۔

بریلوی اگر اہلحدیث کا کھلا ہوا دشمن ہے تو دیوبندی چھپا ہوا، لیکن

دشمن دونوں ہیں۔ دیوبندی بریلویوں کے بہت قریب ہیں اور اہلحدیث سے بہت دور ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی ایک دوسرے کے شفیق ہیں۔ دونوں اصلاً اور نسلاً ایک ہیں۔ دونوں حنفی ہیں اور تقلید کی پیداوار ہیں۔ دونوں یکے مقلد اور حنفی فقہ کے پابند ہیں۔ اہلحدیث کو دونوں غیر مقلد کہتے ہیں، اور غیر مقلد اُن کے نزدیک انتہائی حقارت اور نفرت کا نام ہے سوال: اگر دیوبندی اور بریلوی بھائی بھائی ہیں تو پھر ان میں اتنی لڑائی کیوں رہتی ہے؟

جواب: لڑائی تو بھائیوں میں رہتی ہی ہے۔ بھائی کی بھائی سے اگر بنی رہے تو محبت بھی بے مثل ہوتی ہے، اور اگر بگاڑ ہو جائے تو دشمنی بھی ہیماں ہوتی ہے۔ بھائی سے دشمنی نکالنے کیلئے بھائی غیروں سے بھی مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ حقیقت ہی رہتی ہے کہ بھائی، بھائی ہے اور غیر، غیر ہے۔ غیر سے دوستی اور معاونت تو ہو سکتی ہے، غیر بھائی کبھی نہیں بن سکتا۔ بریلوی اور دیوبندی حقیقی بھائی ہیں۔ دونوں حنفیت کی اولاد ہیں۔ ان کے مسلمات ایک، ان کے ائمہ ایک، انکی



شریعت ایک، انکی طریقت ایک، انکا تصوف ایک، انکے مسالک و  
 مشارب ایک، انکی فقہ ایک، انکا علم کلام ایک۔ انکی لڑائی زیادہ تر  
 ایک دوسرے کے قریبی اکابر کو برا کہنے کی وجہ سے ہے۔ اہلحدیث کو  
 دونوں ہی غیر سمجھتے ہیں اور غیر مقلد کہتے ہیں۔

ایک ثقہ راوی نے بتایا کہ مولانا خیر محمد جالندھری جو دیوبندی حنفی  
 تھے اور مدرسہ خیر المدارس۔ ملتان کے بانی تھے اور اکابرین دیوبند میں  
 شمار ہوتے تھے ایک دفعہ شرقپور آئے۔ کسی نے ان سے پوچھا یا حضرت  
 اگر ایک طرف بریلویوں کی جماعت ہو رہی ہو اور دوسری طرف  
 اہلحدیث کی تو ایک دیوبندی کدھر جائے، اہلحدیثوں کے پیچھے نماز  
 پڑھے یا بریلویوں کے پیچھے۔ مولانا نے جواب دیا بریلویوں کے پیچھے،  
 کیونکہ بریلوی ہمارے زیادہ قریب ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں۔ وہ بھی  
 امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں ہم بھی امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں۔ اہلحدیث تو  
 تقلید کو ہی نہیں مانتے، وہ غیر مقلد ہیں اور ہم سے بہت دور ہیں۔ اور  
 پھر دیوبندی اور بریلوی کی نماز بھی ایک ہے۔ دونوں حنفی فقہ کے پابند

ہیں اور اہلحدیث اور دیوبندی کی نماز میں بہت فرق ہے۔ اس لئے  
دیوبندیوں کو اہلحدیث کے مقابلہ میں بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا  
چاہئے۔

مولانا حسین احمد مدنی سے بڑا دیوبندی اور کون ہوگا۔ آپ ذرا اُن  
کی سنیں وہ اپنی کتاب ”الشہاب الثاقب“ ص ۵۱ پر پہلے مولانا قاسم  
نانوتوی کے چند اشعار لکھتے ہیں۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے  
کہ ہو سگاں مدینہ میں میرا نام شمار  
جیوں تو ساتھ سگاں حرم کے تیرے پھروں  
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھے مور و مار  
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے  
کہ میں ہوں اور سگاں حرم کی تیرے قطار  
اڑا کے باد میری مشیت خاک کو پس مرگ  
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

و لے یہ رتبہ کہاں مشّت خاک قاسم کا

کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بنگے غبار

پھر لکھتے ہیں: حضرات ان اشعار کے مضامین پر غور فرمائیں کہ کس قدر اخلاص و محبت و عقیدت بات بات سے ٹپکتی ہے۔ گویا کہ محبت خاتم المرسلین علیہ السلام میں چور چور ہیں، اس قدر منہمک ہیں کہ ماسوا کی خبر نہیں۔ رگ و پے میں انکا اخلاص سرایت کئے ہوئے ہے۔ کیا یہی حالت وہابیہ خبیثہ کی ہے۔ کیا یہی کلمات انکی گندی زبان سے نکلتے ہیں۔ کیا اس قسم کی دل آویز اور لطیف تحریرات ان کے ناپاک کلموں سے شائع ہوتی ہیں۔ ہرگز نہیں، وہ خبیثاء اس قسم کی گفتگو کو معاذ اللہ بد دینی اور شرک خیال کرتے ہیں۔ ان مضامین کو واہیات و خرافات میں مندرج کرتے ہیں۔

کتاب مذکور کے ص ۶۰ پر مولانا حسین احمد مدنی مزید لکھتے ہیں:

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز کی جتنی تصانیف و عقائد ہیں ان کے

حضرت مولانا گنگوہیؒ بالکل موافق اور متبع ہیں۔ اور وہی عقائد رکھتے ہیں کہ جن کے ذریعہ سے وہبہ و ہابیت بالکل زائل ہے۔

ص ۶۲ پر مزید رقمطراز ہیں: وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالہ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وہابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنت والجماعت کے مخالف ہو گئے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلد ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔

ص ۶۳ پر لکھتے ہیں: علاوہ ان امور مذکورۃ الصدر کے اور بھی مسائل ہیں جن میں وہابیہ اہلسنت کے مخالف ہوئے ہیں اور یہ اکابر طریقہ اہلسنت پر ثابت قدم رہ کر اس طائفہ کی مخالف کرتے ہیں۔

اس کے بعد وہ ان مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن میں اکابر دیوبند اہلحدیث کے مخالف ہیں۔ مثلاً (۱) اللہ کا مستوی عرش ہونا (۲) یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا (۳) مسئلہ شفاعت (۴) ذکر ولادت رسول یعنی میلاد وغیرہ (۵) توکل بالاولیاء وغیرہ وغیرہ۔

مولانا مذکور کتاب مذکور کے ص ۶۶ پر لکھتے ہیں: مجدد بریلوی اور ان کے اتباع نے جب ان بزرگوارانِ دین کو وہابیت کی طرف منسوب کیا تو ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرات بھی وہابیہ کے پورے موافق ہیں مگر حقیقتِ حال سے ان کو اطلاع ہی نہیں، ورنہ وہ لوگ بھی پوری طرح عقائد میں ان بزرگواران کے موافق ہیں۔ ص ۶۶ پر مزید لکھتے ہیں: وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ و سلام، درودِ بر خیر الانام علیہ السلام اور قرأتِ دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ و قصیدہ ہمزہ اور اس کے پڑھنے اور استعمال کرنے، ورد ہمانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں مثلاً:

يَا اَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِي مِنَ الْوُذْبَةِ

سَوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِّ

ترجمہ: اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بجز

تیرے بروقت نزولِ حوادث، حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اور ان کو کثرت

درود و سلام و تقریب و قرأت دلائل الخیرات وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں۔ ہزاروں کو مولانا گنگوہی و مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہا نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں۔ اور مولانا نانوتویؒ مثل شعر بردہ فرماتے ہیں:

مدد کراے کرم احمدی کہ تیرے سوا  
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار  
جو تو بھی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا  
بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

ص ۶۷ پر لکھتے ہیں: پس دیکھئے کس قدر فرق ان حضرات کے عقائد اور وہابیہ کے عقائد میں ہے۔ ان حوالوں سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ دیوبندی بریلویوں کے مہمت قریب ہیں اور اہلحدیثوں سے بہت دور۔ مولانا حسین احمد مدنی نے یہ رسالہ لکھا ہی اس لئے ہے کہ وہ دیوبندیوں کا اہلحدیث سے بُعد اور بریلویوں سے قرب ثابت کر سکیں۔ جو اہلحدیث اس مغالطہ میں ہیں کہ اہلحدیث

اور دیوبندی میں کوئی خاص فرق نہیں اس لئے وہ دیوبندیوں کے پیچھے اپنی نمازیں ضائع کر لیتے ہیں ان کو مولانا حسین احمد مدنی کی کتاب مذکور کے مندرجہ بالا حوالجات میں سے خط کشیدہ جملے دوبارہ پڑھ لینے چاہئیں تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ دیوبندی اور اہلحدیث میں بہت بُعد ہے، اور یہ بُعد ہی دیوبندیوں کو باطل فرقوں میں شمار کرنے کی بڑی دلیل ہے۔

دیوبندیوں کی گمراہی کی وجہ صرف ان کے غلط عقائد ہی نہیں وہ اہلحدیث سے بغض رکھنے کی وجہ سے بھی گمراہ ہیں۔ شاہ عبدالقادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں بالکل صحیح لکھا ہے کہ گمراہ فرقوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ اہلحدیث سے بغض رکھتے اور ان کو بُرا جانتے ہیں۔

سوال: مان لیا کہ دیوبندی گمراہ ہیں لیکن مصر و سوڈان کے انصار السنۃ اور سعودیہ کے سلفیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی گمراہ ہیں یا وہ اہل حق ہیں؟

جواب: وہ اہل حق ہیں۔

سوال: آپ تو کہتے ہیں اہلحدیث ہی حق ہیں۔ ان کے سوا کوئی حق نہیں۔

جواب: وہ بھی اہلحدیث ہیں۔ اہلحدیث سے میری مراد نام اہلحدیث نہیں بلکہ مذہب اہلحدیث ہے۔ جو قرآن و حدیث سے عبارت ہے۔ اگر مذہب اہلحدیث ہو تو اس کی مناسبت سے نام خواہ کوئی بھی ہو سب حق ہیں۔ ایک چیز کے کئی وصفی نام ہو سکتے ہیں اگرچہ ایک ہو تو نام مختلف ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر مذہب اہلحدیث ہو تو نام خواہ انصار السنہ ہو یا اہلسنت محمدی ہو یا سلفی اہلحدیث ہو یا اصحاب حدیث سب ٹھیک ہے۔ یہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف نام ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔ یہ سب قرآن و حدیث کے ماننے والے اور تقلید سے دور رہنے والے لوگ ہیں اس لئے یہ سب ایک ہیں اور اہل حق ہیں۔

سوال: آپ کہتے ہیں یہ سب ایک ہیں حالانکہ ان میں مسائل کا بہت اختلاف ہے۔



جواب: مسائل کا اختلاف بیشک ہو لیکن مذہب کا اختلاف نہیں۔

مذہب سب کا ایک ہے، خطرناک تو مذہب کا اختلاف ہے مسائل کا اختلاف اتنا خطرناک نہیں۔ مسائل کا اختلاف تو صحابہؓ میں بھی تھا لیکن ان کا مذہب ایک تھا۔ جب ان پر اپنی غلطی واضح ہو جاتی تھی وہ رجوع کر لیتے تھے۔ وہ کسی کے مقلد نہ تھے کہ ایک مسئلہ بولنے سے ان کا مذہب بدل جائے۔ آج اگر ایک حنفی پر یہ واضح ہو جائے کہ رفع یدین سنت رسول ہے اور غیر منسوخ ہے تو وہ حنفی، حنفی رہتے ہوئے اس سنت پر عمل نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اس سنت پر عمل کرنے لگ جائے تو وہ حنفی نہیں رہ سکتا۔ حنفی اسے فوراً کہیں گے تو غیر مقلد اور لا مذہب ہو گیا ہے۔ قرآن نے بھی تفرق و تخریب سے روکا ہے، کیونکہ یہ ایک مصنوعی چیز ہے اور اندھی تقلید سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن نے معمولی اختلاف سے نہیں روکا۔ مطلق اختلاف تو ایک قدرتی اور شدنی امر ہے، یہ ہو ہی جاتا ہے۔ اسی لئے قرآن نے لا تختلوا نہیں کہا لا تفرقوا کہا ہے کہ فرقے نہ بنو۔ اختلاف وہ خطرناک ہے جو پارٹی بازی پر منتج ہو۔

جب تک فرقہ بندی نہ ہو اختلاف خطرناک نہیں۔

مسوال: یہ تو میری سمجھ میں آ گیا کہ حق صرف اہلحدیث ہے اور کوئی مذہب حق نہیں۔ ہر غیر اہلحدیث میں کچھ نہ کچھ گمراہی ضرور ہے لیکن نماز تو قریباً سب کی ایک ہے اس میں تو کوئی لمبا چوڑا فرق نہیں۔ اگر یہ ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ لی جائے تو کیا حرج ہے؟

جواب: حرج کی بات نہیں۔ اہلحدیث کی نماز کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے ہوتی نہیں، جب کوئی غیر اہلحدیث مذہب یا فرقہ ٹھیک ہی نہیں تو اس کی نماز کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ نماز تو مذہب کے تابع ہے اگر مذہب ٹھیک تو نماز ٹھیک، اگر مذہب غلط تو نماز غلط۔ اگر مذہب مختلف ہوں تو نمازوں میں بھی بہت فرق ہوگا۔

مسوال: دیوبندی اور بریلوی دو مختلف فرقے ہیں حالانکہ ان کی نماز ایک ہے۔

جواب: بریلوی اور دیوبندی فرقے ضرور دو (۲) ہیں لیکن ان کا بنیادی مذہب ایک ہے۔ دونوں حنفی ہیں اور فقہ حنفی کے مطابق نماز

۵۸

پڑھتے ہیں اس لئے ان کی نماز ایک ہے۔ لیکن اہلحدیث اور  
 دیوبندیوں کی نماز ایک نہیں ہو سکتی۔ یہ مذہب بھی دو (۲) اور فرقے  
 بھی دو (۲)، دیوبندی حنفی اہلحدیث محمدی۔ حنفی کی نماز فقہ حنفی کے  
 مطابق حنفی ہوگی۔ اہلحدیث کی نماز سنت نبوی کے مطابق محمدی ہوگی۔  
 اب محمدی نماز حنفی نماز کے تابع کیسے ہو سکتی ہے۔ اولاً تو حق باطل کے  
 تابع ویسے نہیں ہو سکتا۔ حق کو باطل کے تابع کرنا ویسے ہی جرم ہے۔ ثانیاً  
 محمدی نماز حنفی کی اقتداء میں ادا بھی نہیں ہو سکتی، دونوں میں بہت فرق  
 ہے۔ حنفی نماز ٹھونگے اور اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں۔ اگر رسول اللہ  
 ﷺ آجکل کے حنفی کی نماز کو دیکھ لیتے تو ضرور فرماتے **فَإِنَّكَ لَمِ**  
**تَصَلَّ** تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حنفی نماز کی ابتداء بھی غلط انتہا بھی غلط۔  
 حنفی نماز کی ابتداء اللہ اکبر کے بجائے اللہ اجل اور اللہ اعظم سے بھی  
 ہو سکتی ہے اور انتہا پاد پر بھی ہو سکتی ہے، چنانچہ قدوری میں ہے **فَإِنْ**  
**قَالَ بَدَلًا مِنَ التَّكْبِيرِ اللَّهُ أَجَلٌ أَوْ اعْظَمٌ أَوْ**  
**الرَّحْمَنُ أَكْبَرُ أَجْزَأُهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ**

رَحْمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى پس اگر اللہ اکبر کے بجائے اللہ اجل یا اعظم  
یا الرحمن اکبر کہے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے۔ وَاِنْ  
تَعَمَّدَ الْحَدَّثَ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ اَوْ تَكَلَّمَ اَوْ عَمِلَ  
عَمَلًا يَنَافِي الصَّلَاةَ تَمَّتْ صَلَاتُهُ اگر تشهد کی حالت  
میں جان بوجھ کر پادمارے یا کسی سے کلام کر لے یا کوئی عمل نماز کے  
مٹانی کر لے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز پوری ہو جائے گی۔ یعنی  
سلام کے بدلے پادمارنا بھی کافی ہے۔

محمدی نماز کی ابتداء اللہ اکبر سے ہی ہو سکتی ہے اور کسی کلمہ سے نہیں  
ہو سکتی۔ حضور اکرم ﷺ کا ہمیشہ کا عمل یہی تھا۔ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ  
بِالتَّكْوِيْنِ آپ ﷺ نماز اللہ اکبر سے شروع کرتے۔ آپ ﷺ  
نے فرمایا تَحْرِيمُهَا التَّكْوِيْنِ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيْمُ نماز کی  
ابتداء اللہ اکبر سے ہی ہے اور انتہاء سلام سے ہی ہے۔ سلام کی جگہ پاد  
کام نہیں دے سکتا۔ جب حنفی اور محمدی نمازوں میں اتنا فرق ہو تو محمدی  
نماز حنفی نماز کے پیچھے کیسے ادا ہو سکتی ہے۔

سوال: نماز بذات خود ایک اچھا عمل ہے جو بھی پڑھتا ہے نماز سمجھ کر ہی پڑھتا ہے۔ یہ غیر اہلحدیث کے پیچھے بھی جائز ہونا چاہئے۔

جواب: جب نماز ایک اچھا عمل ہے اور مدارِ نجات ہے تو اس کو اچھے طریقہ سے کسی اچھے امام کے پیچھے ہی پڑھنا چاہئے نہ کہ کسی غیر اہلحدیث کے پیچھے جو گمراہ بھی ہے اور پڑھتا بھی بھونڈے طریقہ سے ہے۔

سوال: نماز نیکی کا کام ہے تَعَاوُنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى (مائدہ ۲) ترجمہ: اور نیکی پر ہینز گاری کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ کے تحت اس میں ایک دوسرے سے مل جانا کوئی بُرا نہیں بلکہ اچھا ہی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے بھی یہی کہا تھا، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ نماز نیکی کا کام ہے اور نیکی کے کام میں لوگوں کیساتھ شریک ہو جایا کرو۔

جواب: حضرت عثمانؓ کی مراد یہ نہ تھی کہ بدعتیوں اور مشرکوں کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیا کرو۔ ان کی مراد تو باغی گروہ سے تھی جو اس

وقت مدینہ پر مسلط تھا۔ جن کے لیڈروں میں محمد بن ابی بکر بھی تھا جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بیٹا اور حضرت علیؓ کا ربیب تھا، حضرت علیؓ نے اس کو پالا تھا۔ باغیوں کے بارے میں ابی حضرت عثمانؓ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے، اس وقت مسجد پر قابض بھی وہی گروہ تھا۔ لوگوں کا دل نہیں چاہتا تھا کہ باغیوں کے پیچھے نماز پڑھیں۔ حضرت عثمانؓ کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ فساد میں باغیوں کا ساتھ نہ دو لیکن نماز نیکی کا کام ہے یہ ان کے ساٹھ مل کر پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ کرو جیسا کہ آجکل عام لوگ کرتے ہیں کہ امام سے ذرا مخالفت ہوئی تو فوراً اس کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا اور یہ فتویٰ لگا دیا کہ میری نماز اس امام کے پیچھے نہیں ہوتی۔ جس امام سے کسی دنیاوی جھگڑے کی وجہ سے نفرت ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہ کرے۔ جس بات میں مخالفت ہوگی سو ہوگی۔ نماز تو نیکی کا کام ہے اس میں تو کوئی مخالفت نہیں۔ وہ تو دونوں کی ایک ہے، وہ اس امام کے پیچھے پڑھ لینی چاہئے۔ لیکن جہاں امام سے نفرت اس کے مذہب

کی وجہ سے ہو وہاں نماز اس امام کے پیچھے نہیں پڑھنی چاہئے۔ اگر حضرت عثمان کے حکم کو آپ اتنا ہی عام سمجھتے ہیں کہ نماز ہر ایک کے پیچھے پڑھ لینی چاہئے تو پھر مرزائیوں اور شیعہ کے پیچھے آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر نماز کو ہی دیکھنا ہے کہ یہ ایک نیک کام ہے، یہ نہیں دیکھنا کہ امام کون ہے، اس کا مذہب کیا ہے اور وہ نماز کیسے پڑھتا ہے تو پھر تو ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہونی چاہئے۔ پھر شیعہ اور مرزائی کا امتیاز کیسا، حالانکہ شیعہ اور مرزائی کے پیچھے دیوبندی اور بریلوی بھی نماز نہیں پڑھتے، سب کہتے ہیں کہ ان کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ آخر امامت کی کچھ شرائط ہیں۔ ان میں امام کے عقیدہ و عمل کو بہت دخل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو امامت سے معزول کر دیا تھا اس وجہ سے کہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس فعل سے شعائر اللہ کی توہین ہو، بے حرمتی ہو اس فعل کے مرتکب کو امام نہیں بنانا چاہئے۔ بدعتی اور مشرک سے زیادہ اس جرم کا مرتکب

اور کون ہو سکتا ہے۔ بدعتی اور مشرک دونوں اللہ و رسول کی توہین کرتے ہیں۔ جو نیا دین اور نئے نئے معبود بناتے ہیں۔

امامت ایک اعزاز ہے جو کسی غیر اہلحدیث کو نہیں دیا جاسکتا۔ غیر اہلحدیث سب بدعتی ہیں خاص کر مقلدین، کسی بدعتی کو ایسا اعزاز دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مَنْ وَقَرَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔ یعنی جس نے کسی بدعتی کی عزت و توقیر کی اس نے اسلام کی عمارت گرانے میں مدد کی۔ اللہ کے رسول ﷺ تو یہ فرمائیں اور آجکل کا اہلحدیث دیوبندیوں کے پیچھے جو یقیناً بدعتی ہیں نماز پڑھے، افسوس کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ امامت سے بڑی عزت و توقیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ غیر اہلحدیث کو امام بنانے سے اس کے غلط مذہب کو تقویت ملتی ہے۔ بدعتی کو امام بنانے سے ایک طرح سے اس کے غلط مذہب کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور غلط مذہب کی تصدیق حق مذہب کی تردید ہے۔ جس سے اسلام کا بڑا نقصان ہے۔



سوال: سنا ہے حدیث میں ہے الصَّلٰوة واجبۃ  
 عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ اَوْ کَمَا قَالَ - نماز ہر  
 نیک و بد کے پیچھے پڑھو۔

جواب: اولاً تو یہ حدیث بہت کمزور ہے، اس قابل نہیں کہ اس  
 سے استدلال کیا جاسکے۔ ثانیاً بد سے مراد یہاں غیر الہمدیث نہیں  
 بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو الہمدیث ہیں لیکن ان کی عملی حالت اتنی اچھی  
 نہیں۔ بد عمل الہمدیث کو امام بنانے سے حق مذہب الہمدیث کی  
 توہین نہیں ہوتی نہ ہی اس سے حق ملتبس ہوتا ہے۔ جو خرابی بدعتی اور  
 مشرک کی اقتداء میں ہے وہ فاسق، فاجر کی اقتداء میں نہیں۔ چاہئے  
 تو یہ کہ امام ہر لحاظ سے بہتر ہو الہمدیث بھی ہو اور باعمل بھی۔ لیکن اگر  
 کسی عملی کوتاہی کی وجہ سے اس پر فاجر، فاسق کا اطلاق ہو جائے تو اس  
 کے پیچھے نماز جائز ہے جیسا کہ صحابہ اور تابعین بعض اموی حاکموں کو  
 فاجر، فاسق سمجھنے کے باوجود ان کے پیچھے نمازیں پڑھ لیتے تھے۔ اس  
 زمانہ کے ائمہ بدعتی اور مشرک نہیں ہوتے تھے نہ تقلید کی قسم کی

خطرناک بدعتوں کا اس وقت رواج ہوا تھا۔ شروع شروع میں سب لوگ تقریباً اہل حدیث تھے۔ عملی کوٹاہیوں، ہول توہیوں مذہب قریباً سب کا ایک تھا۔

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز کیوں نہیں ہوتی؟

جواب: بدعتی اللہ کے دین کو بگاڑتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا بلکہ مقلد قسم کا بدعتی تو ویسے ہی اسلام سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَصَاحِبَ بَدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَوةً وَلَا حَجًّا وَلَا عَمْرَةً وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِينِ بدعتی کا اللہ تعالیٰ نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ حج و عمرہ، نہ نفل، نہ فرض، وہ اسلام سے ایسے نکلتا ہے جیسے گوندھے آٹے میں سے بال۔ بخاری شریف میں ہے مَنْ أَخَذَ فِيهَا أَوْ أَوْىٰ مَحْدَثًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ جو اس میں بدعت کرے یا

کسی بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی بھی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی۔ جب بدعتی ایسا راندہ درگاہ ہو تو اس کو امام کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

سوال: بخاری شریف میں تو ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔

جواب: اولاً تو وہ کسی کا قول ہے وہ اللہ کے رسول کی حدیث نہیں، اسلئے وہ دلیل نہیں بن سکتا۔ ثانیاً ہو سکتا ہے اس سے قائل کی مراد بدعملی ہو۔ دین میں تفریق پیدا کرنے والا مقلد نہ ہو۔ بدعتی سے تو جتنی نفرت ہو اتنی اچھی ہے۔ دین کا بچاؤ اسی میں ہے۔ عبد اللہ بن عمر اپنے شاگرد کیساتھ نماز پڑھنے کے ارادہ سے ایک مسجد میں داخل ہوئے۔ اذان ہو چکی تھی۔ اذان کے تھوڑی دیر بعد مسجد کے مؤذن نے تہویب کی یعنی قد قامت الصلوٰۃ اور جی علی الفلاح پکار کر کہا تا کہ نمازی نماز کیلئے آجائیں تو عبد اللہ بن عمر نے اپنے شاگرد حضرت مجاہدؒ سے کہا چلو ہم یہاں سے نکل چلیں یہ بدعتی ہیں۔ وہ اس مسجد سے

نکل گئے وہاں انہوں نے نماز نہ پڑھی۔

سوال: اگر بدعتی امام کی نماز قبول نہ بھی ہو تو مقتدی کی نماز پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر امام کی نماز نہ بھی ہو تو مقتدی کی نماز تو ہو جاتی ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔

جواب: بخاری شریف کی حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ بدعتی اور مشرک کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر صالح امام کی نماز میں کوئی خرابی رہ گئی ہو مثلاً وہ وضو یا غسل کرنا بھول گیا ہو یا سری نماز میں وہ غافل ہو گیا، اس نے الحمد شریف نہیں پڑھی تو مقتدیوں کی نماز ہو جائیگی امام کو اپنی نماز لوٹانی پڑے گی ان اصَابُوا اور ان اخطاوا کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ یہ نماز کی کسی اندرونی خرابی کے بارے میں ہے جس کا تعلق صرف امام سے ہے، مقتدیوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ امامت کی شرائط کے بارے میں نہیں۔ امامت کے بارے میں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے ائمتکم خیارکم۔ تمہارے امام تم میں بہترین اشخاص

ہونے چاہئیں۔ اب غیر اہلحدیث اہلحدیث سے بہتر کیسے ہو سکتا  
 ہے۔ اہلحدیث کا امام بہتر اہلحدیث ہی ہونا چاہئے نہ کہ مقلد،  
 مشرک، دیوبندی اور بریلوی۔ جو اہلحدیث دیوبندیوں یا بریلویوں  
 کے پیچھے نمازیں پڑھ لیتے ہیں وہ حقیقت میں اہلحدیث نہیں، وہ نام  
 کے اہلحدیث ہیں جو اہلحدیث مذہب سے بے خبر ہیں۔ اہلحدیث کو  
 زوال ہی اُس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے اہلحدیث اپنے  
 مقام کو بھولے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو عام فرقوں جیسا ایک فرقہ سمجھنے  
 لگے ہیں۔ اپنی فوقیت کا تصور ان کے ذہنوں سے بہت حد تک نکل گیا  
 ہے۔ جب تک اہلحدیثوں کو اپنی رفعت و بلندی کا احساس نہیں ہوگا  
 وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اہلحدیث ازل سے امام پیدا ہوا ہے  
 کیونکہ وہ حق ہے اس کو امام رہنا چاہئے۔ کبھی کسی کے پیچھے نہیں لگنا  
 چاہئے۔ اہلحدیث کا کسی کے پیچھے لگنا گویا اہلحدیثی کو خیر باد کہنا ہے۔  
 سوال: اگر مجبوراً کسی غیر اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھنی پڑ  
 جائے تو پھر۔

جواب: اول تو کبھی ایسا موقعہ آنے نہ دے لیکن اگر کبھی بے بسی ہو جائے تو اپنی نماز لوٹا لے۔

سوال: اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب: مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا کیف انت اذا كانت عليك امراء يमितون الصلوة او يؤخرون عن وقتها - قلت فما تأمرني قال صل الصلوة لوقتها فان ادركتها معهم فصل فانها لك نافلة اس وقت تو کیا کرے گا جب ایسے امراء مسلط ہوں گے جو نمازوں کو خراب کریں گے یا دیر سے پڑھائیں گے۔ تو حضرت ابوذرؓ نے پوچھا آپ ﷺ ہی بتائیں میں اس وقت کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لینا اگر تجھے ان کی جماعت مل جائے تو ان کے ساتھ شامل ہو جانا وہ تیری نفل ہو جائیں گے۔ اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ اگر امام اچھا نہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز خراب ہوتی ہے تو اپنی نماز

علیحدہ پڑھ لے جماعت کی پرواہ نہ کرے۔ اگر فتنہ کا ڈر ہو تو ان کے ساتھ بھی شامل ہو جائے تاکہ فتنہ سے مامون رہے۔ اس حدیث سے نماز لوٹانے کا ثبوت ملتا ہے۔

امام قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں : اِنَّ الْوُلَاةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَصَلُّوْنَ بِالنَّاسِ لَمَّا فَسَدَتْ اَدْيَانُهُمْ وَلَمْ يَكُنْ تَرْكُ الصَّلَاةِ وَّرَاءَهُمْ وَلَا اُسْتُطِيعَتْ اَزَالَتُهُمْ صَلَّى مَعَهُمْ وَّوَّرَاءَهُمْ كَمَا قَالَ عِثْمَانُ الصَّلَاةُ اَحْسَنُ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنُوْا فَاَحْسَنُ فَاِذَا اَسَاءُوْا فَاَجْتَنِبْ اِسَاِئَتَهُمْ ثُمَّ كَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اِذَا صَلَّى مَعَهُمْ تَقِيَّةً اَعَادُوا الصَّلَاةَ لِلّٰهِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يَجْعَلُهَا صَلَوتَهُ وَبِوَجُوْبِ الْاِعَادَةِ اَقُوْلُ وَاجِبٌ اِمْرَاءُ كِي دِيْنِيْ حَالَت خَرَابِ هُوْگِيْ لِيْكِن وَه لُوْگوں كِي اِمَامَت كِرُوَاتِي تھے اور لوگ ان كو هٹا بهي نهيس سكتے تھے اس لئِي اُن كو اُن كے پيچھے نماز پڑھنی پڑتی تھی جیسا كه حضرت عثمانؓ نے کہا تھا كه نماز

ایک نیکی کا کام ہے نیکی کے کام میں شامل ہو جایا کرو اور اُن کے بُرائی کے کاموں سے بچا کرو۔ پہلے لوگوں میں سے بعض تو تقیہ کے طور پر ایسے انعمہ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے لیکن پھر اپنی نماز لوٹا لیتے تھے اور بعض نہ لوٹاتے۔ امام قرطبی کہتے ہیں لیکن میری رائے یہی ہے کہ ایسے اماموں کے پیچھے نماز پڑھ کر نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

امام قرطبی اپنی تفسیر میں ایک دوسری جگہ اس سے بھی واضح الفاظ میں لکھتے ہیں **وَإِنْ صَلَّوْا بِنَاءٍ كَانُوا فَسْقَةً مِنْ جَهَةِ الْمَعَاصِي جَازَتْ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ وَإِنْ كَانُوا مُبْتَدِعَةً لَمْ تَجْزِ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا فَيَصَلُّوا مَعَهُمْ تَقِيَةً وَتُعَادُ الصَّلَاةُ** اور اگر ایسے امام نماز پڑھائیں جو فاسق ہوں تو اُنکے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور اگر امام بدعتی ہوں تو اُنکے ساتھ نماز جائز نہیں لیکن اگر فتنہ کا ڈر ہو تو تقیہ کے طور پر اُنکے پیچھے نماز پڑھ لے لیکن پھر اپنی نماز کو لوٹائے۔

